صفحہ آئندہ لائق ملاحظہ شائقین اتباع سنت ہے جو اسکی ملاحظہ سے محروم رہا وہ خیر کثیر سے محروم رہا

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر سوم — معہ — جلد ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	[illegible]	[illegible]
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائٹی ہا	[illegible]	[illegible]
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسط	[illegible]	[illegible]
۴	رعایتی قیمت	کم وسط جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہین اور سالانہ پیشگی داخل کرین	[illegible]	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکہین مگر علمیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعا خیر

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ نہ ملیگا (۳) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے نام سے پوری عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونی چاہیئے اور ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت سے نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا۔

اعلان عام

بعض خریداران اشاعۃ السنۃ سے بعض لوگ ہماری دوستی و رشتہ جتا کر قیمت اشاعۃ السنۃ وصول کر لیتے ہین اور وہ ہمکو نہین پہچانتے اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ کسیکو (ہمارا بہائی کیون نہ کہلاوے) ہمارا رشتہ یا نام سنکر کوئی ہمارا روپیہ نہ دے براہ راست ہمکو پہنچاوے۔ جو اس کا خلاف کریگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ

(لاہور محلہ سید مٹھہ)

مطبع مصطفائی لاہور مین چھپا

جواب شکایت

ہمارے دوست شاکی ہین کہ مدت سے رسالہ اچھا نہین چھپتا اور نہ اچھا لکھا جاتا ہے اور نہ کاغذ اچھا لگایا جاتا ہے مین اس شکایت کو بدل مانتا ہون اور ان سے زیادہ ان امور کا شاکی ہون مگر اسمین سخت مجبور و معذور ہون اکثر لوگون سے صدق صفائی معاملہ اوٹھ گئی ہے جدہر دیکھو الا ماشاء اللہ جھوٹ و بدعہدی نظر آتی ہے ہمارے پرانے کاتب و پرنٹر وعدہ خلافی و بدعہدی کرتے ہین تو دوسرے کاتب و پرنٹر ڈھونڈتے ہین پھر عین وقت پر اچھا کاتب و پرنٹر نہین پاتے لاہور کم سے کم (ہمارے علم مین) پچاس کاتب ہونگے مگر خوشخط انمین سے دو ہی شخص ہین مطبع بھی بہت ہین مگر اچھا چھاپنے والے اور معاملہ کے سچے کم ہین جب کاتب و پرنٹر ہمکو اچھا نہین ملتا تو ہم کاغذ بھی ویسا ہی ان ہی کا ہمجنس لگاتے ہین اسمین ہمکو کفایت شعاری ہرگز مدنظر نہین ہے آئندہ ہم اسکے پختہ انتظام مین کوشش کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ بالفعل قوی ناظرین صورت سے قطع نظر کرکے صرف معانی ہی کیطرف توجہ کرین اور یہہ دیکھین مضامین کیسے عمدہ مذہب و معاشرت کے مفید نکلتے ہین۔

شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اور

اتباع سنت

ہمارے دیار ہند مین اتباع سنت کا بیج تو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ نے بویا ہے۔ اور اسکو پانی حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے دیا جو اب درخت سرسبز و بار ور ہوا بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا سید محمد نذیر حسین محدث (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) نے اسکا پھل اکناف عالم (ہند سند و عرب عجم) مین تقسیم کر دیا۔ اب شائقین اتباع جا بجا وہ پھل کھا رہے ہین اور ان محسون کا شکر و احسان مانتے ہین۔

جناب شیخ صاحب کی تخم ریزی سے یہہ مراد ہے کہ آپنی اپنی بابرکت تصانیف (تحۃ اللہ الباقیۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جسکی نظیر زمانہ خلف مین تو کیا سلف مین بہی کم پائی جاتی ہے) متنباہ فی سلاسل اولیاء اللہ انصاف۔ عقد الجید وغیرہ جنکی تعداد دو سو سے زیادہ ہی) مین مسائل اتباع سنت کو درج کیا جسکو چند علماء نے پڑہا اور محفوظ رکہا اور انسے اسکا اظہار و اشتہار عام نہو سکا۔

حضرت مولانا شہید کی آبیاری سے یہہ مراد ہے کہ اونہون نے ان مسائل کا عملاً و قولاً بذریعہ تصانیف ہندی و فارسی و مواعظ حضری و سفری شرقاً و غرباً اشتہار و اظہار عام کیا جب وہ درخت انکی آبیاری و تربیت سے نشو و نما پاکر بار آور ہوا تو حضرت شیخنا و مولانا ایسد السند نے اسکے پہل کو اکناف عالم مین تقسیم کر دیا جس سے مراد یہہ ہی کہ اون مسائل مندرجہ کتب شیخین کو ہندوستان و پنجاب وغیرہ بلاد کی گہر گہر مین پہنچایا اور ہزارون اشخاص سے عمل بالحدیث کرایا جناب ممدوح کے وسائل اشاعت سے ایک تو شبانروزی اوقات مین درس و تقریر ہے جس سے صدہا علماء فیضیاب ہوئے اور ہوتے ہین اور وہ آگے اپنے بلاد و اوطان مین جاکر ان مسائل کو پہیلاتے ہین۔ دوسرے آپکا ان کتب و رسائل شیخین وغیرہ محدثین و اہل اتباع کو ہندی مین ترجمہ کرانا اور ان ہی کے اسلوب و اصول پر اور تصانیف جدیدہ خود کرنا اور اپنے شاگردونسے کرانا اور انکو کمال سعی و اہتمام سے خود چہپوانا اور عام لوگون مین شائع کرنا۔

آندنون آپنے ایک کتاب* بحر ذخار بجواب انتصار تالیف مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جو بجواب معیار اُنہون نے تالیف کیا تھا آپنے اخص تلامذہ سے تصنیف کرایا اور اُسکو چہپوایا ہی اسکے سوا کئی اور رسائل (جیسے رسالہ قرأۃ فاتحہ الامام خلف امام بخاری اور رسالہ رفع یدین امام بخاری اور کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب اور رسالہ طلاق ثلثہ وغیرہ) ترجمہ کراکر چہپوائے ہین تہوڑے دن ہوئے کہ کتاب معیار الحق جو ملک ہند مین عمل بالحدیث کے عام اشاعت کا قوی سبب ہے آپکے اہتمام سے دوبارہ چہپکر شائع ہو چکی ہے۔

الغرض راتدن آپکا اسی اہتمام تدریس و تقریر و تحریر و تشہیر مسائل اتباع سنت

* جو (۲۵۲) صفحہ مین ہے

مین گذرتا ہے بڑا خوش نصیب وہ ہی جو آپکی صحبت سے فیضیاب ہوا - پیروہ جنہ
آپکے انفاس قدسیہ وکلمات طیبہ سے فائدہ اوٹھایا - مبارکباد مین جو آپکے تمامی احوال کہتے ہین
اور یہہ شعر ورد کرتے ہین ؎ وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین - جنکو جمال کی نیکو الٰہین ستیان ہین
شائقین اتباع سنت ہی جو استطاعت رکہین اونکی خدمت مین حاضر ہوکر اونسے بالمشافہ
فیض یاب ہون - اور جو یہہ طاقت نرکہین وہ اُنکے مولفہ یا اُنکے زیر نظر اہتمام مطبوعہ
کتب ورسائل کو خرید کر مطالعہ مین لاوین - وہ کتب ورسائل وہلی سے بذریعہ جناب
ممدوح ملسکتی ہین -

تفصیل قیمت موجود لڑاک

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
البحر الذخار	عصہ	۲ر	رسالہ امام بخاری در رفع یدین	۶ر	۱ر
کتاب التوحید مع ترجمہ محمد بن عبدالوہاب	۴ر	۰ر	رسالہ بخاری و مسلم در رفع یدین		
			رسالہ طلاق ثلثہ	۳ر	۰ر

معیار الحق عصہ موجود

فہرست تفصیل آمدنی زرقیمت وچندہ ممبران بابت ماہ ۵ سنہ ۱۳۱۷ھ جسکا نمبر ۱۰ دینا گیا تھا

فہرست آمدنی کے پہلے چند امور کا متہید کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی (۱) اس فہرست مین ہر ایک کا (ممبر ہو خواہ خریدار) وہ روپیہ دکہایا گیا ہی جو ۹ سنہ تک آیا خواہ اسمین بعض آیندہ کی پیشگی ہی شامل ہو خواہ اسمین گذشتہ کا روپیہ ہی رہگیا ہو - ناظرین تعجب نکرین کہ بعض ممبر کا روپیہ کم کیون آیا ہے - اور بعض خریدارونکا ممبرون سے بڑہ کیون گیا - (۲) تمام مین ہم ہر ایک شخص کی آمدنی کی تفصیل اس سے زیادہ لکہ چکے ہین کہ نہین سکے جسکو اپنے روپیہ کی اس سے زیادہ تفصیل منظور ہو وہ بذریعہ خط درخواست کرے اسکے روپیہ کی تفصیل کر دہ کس مہینہ مین آیا اور کس مہینہ کی بابت تہا اور اسکا نمبر رسید کیا تہا ایسا مبسوط حرف بحرف دکہایا جاویگا (۳) تمغی ممبرنی رقم متفرقات مین درج کی گئی اور جو ممبر آخر سنہ تک ممبر نہین رہے عام خریدار بن گئے انکی آمدنی عام خریدارون مین دکہائی گئی (۴) خریدارونکی کم سے کم پانچ روپیہ کی رقم کی تفصیل بتائی گئی ہی اس سے کم رقم شہر بشہر کر متفرقات مین اور ایسا خریدار ایک شہر مین ایک ہی تا اسکی رقم کل شہرون کر متفرقات مین دکہائی گئی ہے -

اور جسکی خریداری حساب سنہ کی جدید ہی جاری ہے اونکا پانچ روپیہ سے کم روپیہ ہی جو سنہ تک یاد دکہایا گیا ہے

فہرست اسامی وار چندہ یا قیمت دہندگان

ممبران بلا لحاظ ردیف حروف تہجی

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	مقام	رقم وصولی	کب وصول ہوئے	کیفیت
۱	شیخ غلام نبی صاحب ٹھیکہ دار	وزیر آباد	ماہ	سنہ ۷۷ تا ۷۹	
۲	حافظ بہادر دین	لاہور	[illegible]	ایضاً	
۳	منشی لوبہ شاہ	"	[illegible]	"	
۴	منشی فضل دین	"	[illegible]	"	
۵	مولوی محمد غضنفر	"	[illegible]	"	
۶	منشی محمد اسحاق	"	[illegible]	"	
۷	منشی کرم الٰہی	"	[illegible]	سنہ ۷۷ و ۷۹	
۸	سید جمال الدین	کہوڑی ضلع سناگر	[illegible]	سنہ ۷۷ و ۷۸	
۹	حافظ محمد یوسف	امرتسر	[illegible]	سنہ ۷۷ تا ۷۹	
۱۰	مولوی محمد یسین	جبلپور	[illegible]	سنہ ۷۸ و ۷۹	
۱۱	منشی عالم خان اور منشی [illegible]	مانکی متر	[illegible]	"	اب چنڈیالہ میں ہیں
۱۲	مولوی محمد حسن	لودہانہ	[illegible]	سنہ ۷۷ و ۷۸	
۱۳	منشی سعد اللہ	"	[illegible]	سنہ ۷۷ تا ۷۹	
۱۴	منشی محمد کلرک	ملتان	[illegible]	سنہ ۷۸ و ۷۹	
۱۵	حاجی عبد الرحیم سوداگر	انبالہ	[illegible]	سنہ ۷۹	
۱۶	منشی محمد سعید نقشہ نویس	راولپنڈی	[illegible]	سنہ ۷۷ تا ۷۹	
۱۷	منشی شہاب الدین اور سیر	"	[illegible]	"	اب اٹک میں ہیں
۱۸	مرزا مبارک بیگ	للیانی	[illegible]	سنہ ۷۸ و ۷۹	اب مانکی متر میں ہیں
۱۹	مولوی بہادر علی	راہون	[illegible]	"	اب امرتسر میں ہیں
۲۰	محمد ابراہیم داروغہ	گھر چناب	[illegible]	"	

خریداران بلحاظ ردیف حروف تہجی

نمبر شمار	نام قیمت دہندہ	مقام	رقم وصولی	کب وصول ہوئے	کیفیت
	شیخ	الف			
۲۱	محمد حسن مدرس	امرتسر	[illegible]	سنہ ۷۸ تا ۷۹	سابق لودہانہ میں تھے
۲۲	فتح علیشاہ	"	[illegible]	"	
۲۳ تا ۳۱	متفرقات	"	[illegible]	سنہ ۷۷ تا ۷۹	
۳۲	شیخ محمد حنیف سوداگر	اجمیر	[illegible]	سنہ ۷۸	
۳۳	سید عزیز الدین	آگرہ	[illegible]	سنہ ۷۹	
۳۴	مولوی محمد بشیر	اکبر آباد	[illegible]	سنہ ۷۸	اب بھوپال میں ہیں
۳۵	محمد امام خان مالگذار	آری ضلع سیونی	[illegible]	سنہ ۷۹	
۳۶	منشی محمد بخش خان	انبالہ	[illegible]	"	
۳۷	منشی عبد اللہ مدرس	اہلو ضلع لودہانہ	[illegible]	سنہ ۷۷ تا ۷۹	
		ب			
۳۸	صاحبزادہ نور الحسن	بھوپال	[illegible]	سنہ ۷۸ و ۷۹	
۳۹	حافظ محمد سورتی	"	[illegible]	"	
۴۰	حکیم محمد احسن	"	[illegible]	سنہ ۷۸	
۴۱	منشی عبد الکریم	بمبئی	[illegible]	سنہ ۷۹	
۴۲	منشی حاکم علی	بہاولپور	[illegible]	"	
۴۳	مرزا کرم علی	بنارس	[illegible]	سنہ ۷۸ و ۷۹	
۴۴	نور محمد	بنگہ حیات	[illegible]	سنہ ۷۹	
۴۵	عبد الکریم ڈھوری فروش	بٹالہ ضلع گورداسپور	[illegible]	سنہ ۷۷ تا ۷۹	
۴۶	منشی محمد عمر	"	[illegible]	سنہ ۷۸ و ۷۹	
۴۷	محمد جمیل	"	[illegible]	"	

نمبر شمار	نام	مقام	تنخواہ	تاریخ	تعلق	نمبر شمار	نام	مقام	تنخواہ	تاریخ	تعلق
۴۹	مقرقات	ٹمالہ	۸	۱۲۷۹ھ		۷۲	شیخ محمد امیر مرد رس	پاک پٹن	۵	۱۲۷۸ھ	
۵۰	محمد سعدی	پرنسپل اورینٹل کالج لاہور	۷	۱۲۷۸ھ			ج				
۵۱	جلال الدین	"	۷	"		۷۳	مولوی فضل اللہ بیگ	جہل پور	۱۸	۱۲۷۹ھ	
۵۲	الٰہی بخش	"	۷	"		۷۴	حاجی محمد اسمٰعیل	"	۱۵	"	
۵۳	مولوی عبد الرحیم	ہیڈ کلرک مدرسہ چاندہ	۱۵	۱۲۷۹ھ		۷۵	میر سید علی صاحب	"	۷	۱۲۷۹ھ	
		پ				۷۶	شیخ حشمت اللہ	جہلم	۵	۱۲۷۸ھ	
۵۴	منشی احمد حسن	پٹیالہ	۱۵	۱۲۷۹ھ		۷۷	حاجی بدر دین	جالندھر	۱۸	۱۲۷۹ھ	
۵۵	حاجی یحییٰ بخش	"	۷	۱۲۷۹ھ	ایضاً حساب نویس عدالت	۷۸	مولوی نور الدین	جون پور	۱۵	۱۲۷۹ھ	
۵۶	حاجی گل محمد	"	۱۵	۱۲۷۹ھ			خ				
۵۷	مولوی محمد یوسف	"	۱۵	"		۷۹	مولوی فتح الدین	خوشاب شاہ پور	۷	۱۲۷۹ھ	
۵۸	شیخ محمد الیاس	"	۷	۱۲۷۸ھ		۸۰	چوہدری محمد نعیم	دیکھا ضلع لاہور	۱۵	۱۲۷۹ھ	
۵۹	ڈاکٹر نبیہ محمد	"	۱۵	۱۲۷۹ھ		۸۱	مولوی عبد الغفار	"	۷	۱۲۷۸ھ	
۶۰	سید محمد حکیم	"	۱۵	"		۸۲	میاں محمد عاقل	دھلے	۷	۱۲۷۹ھ	
۶۱	مولوی امام الدین	"	۱۵	"		۸۳	مولوی شہود الحق	"	۸	"	
۶۲	مولوی احمد شاہ	"	۱۵	۱۲۷۸ھ		۸۴	محمد اکبر و عبد الخبیر	"	۱۵	"	
۶۳	محمد ابراہیم	"	۷	"		۸۵	عبد الغفار	"	۱۵	"	
۶۴	خلیفہ محمد حسن	"	۱۵	۱۲۷۹ھ		۸۶	مولوی شمس الحق	"	۱۵	"	
۶۵	حیات شاہ	ہیڈ سکول جہلم	۱۸	۱۲۷۸ھ		۸۷	متفرقات			۱۲۷۹ھ	
۶۶	حافظ عبد السمیع	پانی پت	۱۵	۱۲۷۹ھ		۹۰	حافظ علی احمد	دیانوان	۱۲	"	
۶۷	مولوی فضل الرحمٰن	پٹنہ	۱۵	۱۲۷۸ھ		۹۱	پیر جی صدا بخش	ڈیرہ دون	۱۵	۱۲۷۹ھ	
۶۸	مولوی محمد حسین	"	۱۵	"		۹۲	منشی جعفر خان	"	۱۵	"	
۶۹	مولوی محمد حسن	"	۷	"	شرح نزہۃ ۱۵	۹۳	منشی عبد الغفار	"	۱۵	"	
۷۰	فخر الدین محمد حسین	کرنال ضلع انبالہ	۱۵	۱۲۷۹ھ		۹۴	منشی ہادر علی	روپڑ	۱۸	"	
۷۱	مولوی ضیاء الدین	کوٹ چھمبہ انور	۱۵	"		۹۵	غلام سرور	"	۱۵	"	
						۹۶	منشی برکت علی	"	۱۵	"	

نمبر شمار	نام خریدار	مقام	مروجہ قیمت	قیمت	تاریخ	نمبر شمار	نام خریدار	مقام	مروجہ قیمت	قیمت	تاریخ
۹۷	شیخ غلام نبی	روپڑ	۸ر	۷ر	۱۸۷۹ء			ک			
۹۸ تا ۱۰۰	متفرقات	"	۱ر	۱ر	"	۱۱۹	ابراہیم مدرس	کپورتھلہ	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۰۱	چودھری نادر خاں صاحب	راہوں ضلع لدھیانہ	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۲۰	سید غلام قادر شاہ	کوٹلہ بالیر	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۰۲ تا ۱۰۳	متفرقات	"	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۲۱	شیخ محمد غلام احمد	کاٹھ گڑھ	ص	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۰۴	مولوی عبدالحکیم	رنگپور	۱ر	۱ر	"	۱۲۲	مولوی رحمت اللہ	کپورتھلہ	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۰۵	سیالکوٹی محمد چودھری	راولپنڈی	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء						
۱۰۶	منشی محمد جمیل	"	۸ر	۸ر	۱۸۷۹ء	۱۲۳	محمد امام خان	کانپور	۱ر	۱ر	"
۱۰۷	سیالکوٹی عبدالحق	"	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۲۴	سیالکوٹی بخش	کانپور	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۰۸ تا ۱۰۹	متفرقات	"	۸ر	۸ر	۱۸۷۹ء	۱۲۵	حاجی عبداللہ	کچھی بندر	۱ر	۱ر	"
		س				۱۲۶	منشی عبداللطیف	مستوفی ضلع شاہجہانپور	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۱۰	سیالکوٹی غلام دین	جانپورہ	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء						
۱۱۱	ولید وڈی مالگذار	سیتاپور ضلع جلیسور	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۲۷	قاضی عبدالرحیم	ارنول مدرس	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۱۲	ڈاکٹر عبدالحکیم	سہارنپور	۸ر	۸ر	۱۸۷۹ء	۱۲۸	مولوی احمد حسن	ارنول	۱ر	۱ر	"
۱۱۳	سید عبدالکریم	ساگر	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء						
۱۱۴	قاضی کریم اللہ	"	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۲۹	میر حسن علی اکبر	کانپور ضلع امروہی	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۱۵	محی الدین خان سوداگر	سیکھ کال ضلع انبالہ	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء			ل			
		ش				۱۳۰	منشی محمد عمر	لودیانہ	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۱۶	مولوی محمد شفیع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	شاہپور	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۳۱	شہاب خان کتب فروش	"	۱۲ر	۱ر	۱۸۷۹ء
		ع				۱۳۲	میر نجات اللہ	"	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۱۷	شیخ عبدالرحمن	عدن	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۳۳	منشی محمد مقیم	"	۱۲ر	۱ر	۱۸۷۹ء
		ف				۱۳۴	منشی محمد نفیس	"	۱۲ر	۱ر	۱۸۷۹ء
۱۱۸	مولوی محمد اسحاق	فرید آباد ضلع دہلی	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء	۱۳۵	منشی عبدالستار	"	۸ر	۱ر	۱۸۷۹ء
						۱۳۶	منشی آفرین	سب اوورسیر	۱ر	۱ر	۱۸۷۹ء

نمبر شمار	نام و ولدیت	سکونت	قومیت	مقام	تاریخ	نمبر شمار	نام و ولدیت	سکونت	قومیت	مقام	تاریخ
۱۳۸	متفرقات					۱۶۵	دریچہ مرتب شعرف	مظفرگڑھ			
۱۳۹	منشی بخش ڈپٹی	ملتان				۱۶۶	محمد مستری				
۱۴۳	منشی محمد حیات					۱۶۷	منشی مجرب عالم				
۱۴۴	محرر جوڈیشل										
۱۴۵	منشی فتح محمد	لاہور				۱۶۸	محمد امیر بیگ				
۱۴۶	منشی محمد مختار					۱۶۹	میاں محمد سعید				
۱۴۷	کرم بخش سرکر					۱۷۰	حکیم محمد لاور خان				
۱۴۸	مولوی کرم علی					۱۸۱	علیم الدین فرزند				
۱۴۹	خلیفہ رحیم بخش					۱۸۲	بادشاہ میاں				
۱۵۰	منشی عبد الحق										
۱۵۱	شیخ محی الدین					۱۸۳	شیخ محمد حیات	وزیر آباد			
	کتب فروش						کتب فروش				
۱۵۲	منشی جمال الدین					۱۸۴	منشی احمد حسین	ہوشیار پور			
						۱۸۵	مولوی الٰہی بخش				
۱۵۳	امتیاز علی						وکیل				
	شغل خوان										
۱۵۴	منشی محمد علی										
۱۵۵	متفرقات										

متفرقات مختلف مقامات

بہاولپور — پٹیالہ — ہلم — ڈیرہ دون — سکندرآباد

ملتان — سوں — محمود الحلع فیروز پور — ناگپور

۱۶۹	یا بو الٰہی بخش	ملتان									
۱۷۰	منشی ناصر نواب										
۱۷۱	مولوی محمد بخش										
۱۷۲	منشی علاؤ الدین										
۱۷۳	منشی کریم بخش										
۱۷۴											

جوگر ضلع مرشد آباد — مظفرگڑھ — ہزارہ

ہے پور ۔ جیپور

بقیہ پیری مریدی

اور فریق مثبت کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس سنت بیعت توبہ کو معمولی سنتون (جیسے کنگھی مسواک کرنا یا آنکھ مین سرمہ لگانا یا اپنے آپ توبہ استغفار کرنا) پر ترجیح و فوقیت نہ دین اور اسکو ایسے موکد و استمراری سنتون سے (جنکے عمل والتزام کی آنحضرت سے تاکید اور انکے ترک پر وعید و تشدید وارد ہے) شمار نکرین اور اسکے ترویج و التزام کے لئے وہ اہتمام و تداعی نکرین جو اس قسم کی موکد سنتون مین کیجاتی ہے اور اسکو مناط احسان و مناط حصول کمال عرفان قرار نہ دین اور اسمین وہ ان خصوصیات رسمیہ کو جو خاندانی بیعت خانون و پیرون مین مروج چلی آتی ہین (جیسے باپ دادا تو بڑے بیٹے کو اوسکی جگہ گدی پر بٹھانا یا کسی اور شخص کو تمام خاندان سے پیرغان بناکر بیعت کے لئے مخصوص کر دینا - باوجود یکہ علم مین تقوی مین اُس سے بڑھکر یا اوسکے برابر اُس خاندان یا اوسکی سنتسبین مین اور اشخاص موجود ہون اور اس سجادہ نشین کا سجادہ نشینی کے بعد خود بیعت و استرشاد سے مستغنی ہو جانا پیر ہوکر پھر کسیکا مرید نہ بننا اور کسی صالح متقی کے ہاتھ پر (اُس سے افضل یا اُسکے برابر کیون نہو) بیعت توبہ نکرنا یا بیعت لینے کے وقت خاص خاص اذکار و اوعیہ (جو اس موقع بیعت پر آنحضرت سے مروی ہین) کو جیسے پہلے کلمہ شہادت پڑھانا پھر سورۃ فاتحہ و علی ہذا القیاس) طالب کو پڑھانا وغیرہ وغیرہ کو ایسے طور پر دخل نہ دین جس سے ان خصوصیات وقیود کا اس موقعہ پر اس ہیئت مخصوصہ سے دین و سنتون ہونا سمجھا جاتا ہے -

ان خصوصیات کی نسبت جو ہمارا اعتقاد ہے وہ ہم نمبر سابق مین بصفحہ ۴۵ بیان کر چکے ہین جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نہ ہم ان خصوصیات کو اصل سنت و مناط عرفان و

یہ مضمون اسلئے دوبارہ بھی لکھا گیا ہے کہ اس مضمون کی عبارت بلاتامل پڑھکر سمجھ لی جائے اور اسکے مطلب کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان جانتے ہین نہ انکو مطلقاً بدعت و ناجائز خیال کرکے انسے بالکل انکاری ہین
بلکہ انکی تسلیم و انکار مین ہم مین مین (بیچا بیچ) مین ہین اور شرف و فائدہ
و تاثیر صحبت اہل اللہ اور اس فائدہ و تاثیر کی نظر سے انکی
خصوصیت ملازمت کو تو ہم اس بیعت اور اسکے خصوصیات
مذکورہ سے جداگانہ ہی سمجھتے ہین اور اس سے کسی وجہ سے انکاری نہین ہین -
اس التماس کے جواب مین شائد ہمارے بھائی شبہ مین پڑ
کہین کہ ہم اس سنت بیعت کو مواک و اذان و اقامت و جماعت سے بڑھکر سمو کر
نہین سمجھتے اور نہ اسکو مناط حصول احسان و کمال عرفان خیال کرتے ہین اور نہ ان
خصوصیات کو جو ہمارے معمولہ بیعت مین پائی جاتی ہین ہم وہ سمجھتے ہین - ان
خصوصیات کی نسبت ہمارا وہی اعتقاد ہے جو تمہارا اعتقاد ہے اسکے جواب مین
یہ التماس ہے کہ اگر اونکا اس بیعت اور اسکے خصوصیات کی نسبت دلی اعتقاد
یہی ہے تو نہایت خوشی کی بات ہے ؎ چشم ما روشن دل ما شاد ولیکن
انکے بعض اقوال و افعال اس اعتقاد کے مخالف ہین اور وہ عام لوگون کو
یہ بتا رہے ہین کہ یہ لوگ اس بیعت کو معمولی سنتون سے بڑھکر واجب العمل والاہتمام
اور مناط عرفان و مدار ایمان جانتے ہین اور ان خصوصیات کو وہی وہ وہین سمجھ رہے ہین
اور وہی اقوال و افعال فریق ثانی کی وحشت و تشدد کے باعث اور باہمی تفرقہ
و نزاع کے موجب ہو رہے ہین اگر میرے بھائی دلی اعتقاد یہی رکھتے ہین جو بیان ہوا
ہے - تو حبذا للہ و نصیحۃ لخلق اللہ و جمعاً لکلمۃ اللہ ان اقوال و افعال کو اس اعتقاد کے
موافق و مطابق کرین - مین پہلے اُن اقوال و افعال کو بیان کرتا ہون
پھر انکی اس اعتقاد اور نفس الامر سے مخالفت ظاہر کرونگا پھر انکی وجہ موافقت
و مطابقت اُس اعتقاد سے عرض کرونگا ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

بیان افعال واقوال مذکورہ

(۱) اس بیعت توبہ مین وہ اسقدر تاکید وضرورت کے مدعی اور اسکے اہتمام و مداعی مین ساعی ہین کہ اسقدر تاکید واہتمام ومداعی استمراری و موکد سنتون (مسواک اور اذان جماعت وغیرہ) مین کوئی مسلمان نہین کرتا۔

(۲) وہ اس بیعت کو مثل بیعت خلافت وامامت قرار دیتے ہین جسکے شان مین صاف آنحضرت کا ارشاد وار دہے کہ جس کی گردن مین کسی امام کی بیعت نہین ہے

من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ صحیح مسلم ص ۱۲۵ جلد ۲	وہ جاہلیت (یعنی کفر کی) موت مرتا ہی

اور اسی نظر سے آنحضرت کے اصحاب کرام نے وصال نبوی کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بیعت خلافت کو آنحضرت کی تجہیز وتکفین پر مقدم کیا اور اسمین ایکدن کا وقفہ روا نہ رکھا چنانچہ حدیث بخاری سے جو عنقریب منقول ہوگی ناظرین کو واضح ہوگا

طرفہ یہ کہ وہ بیعت خلافت صدیق اکبر وغیرہ خلفاء کو بھی بیعت توبہ بتاتے ہین اور ذکر خلافت کو اسی بیعت توبہ کا ایک جزوی اور ضمنی امر قرار دیتے ہین۔

(۳) وہ اس بیعت توبہ کو ایک ایسے شخص سے مخصوص کرتے ہین جو تمام ہمعصرون سے افضل ہو اور بناءً علیہ پیر وسجادہ نشین کو پیری وسجادہ نشینی کے بعد دوسرے کی بیعت سے مستغنی سمجھتے ہین اور بجواب اس اعتراض فریق ثانی کی کہ بیعت لینے والا خود بھی تو گناہ کرتا ہے وہ کیون اپنے گناہون سے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہین کرتا وہ کہتے ہین کہ ہمنے خدا نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر کیون نہ توبہ کی۔ **جسکا صاف یہ مطلب** ہے کہ جیسے آنحضرت صلعم سے کوئی افضل موجود نہ تھا جسکے ہاتھ پر وہ گناہون سے

(معاذ اللہ) توبہ کرتے ویسی ہی پیر جی سے کوئی افضل نہین ہوتا جسکے ہاتھ پر وہ بیعت کرین - یا یون کہو کہ جیسے آنحضرت صلعم افضل ہونے کے سبب بیعت سے مستغنی تھے ویسے ہی پیر جی (بزعم خود یا باتفاق مریدان) افضل ہونے کے سبب بیعت غیر سے مستغنی ہین -

(۴) وہ ان خصوصیات رسمیہ کے اثبات کے لئے قران و حدیث کو ہاتھ مارتے ہین اور اُنکا داخل دین ہونا بزعم خود آیات و حدیث سے ثابت کرتے ہین -

گدی نشین مقرر و مخصوص کرنے کے ثبوت مین وہ اون **آیات** کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے کوہ طور جانے کے وقت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ کیا (جسکے مطابق آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک مین جانے کے وقت حضرت علی مرتضی کو خلیفہ کیا تھا) اور حضرت زکریا علیہ السلام نے خدا سے اپنا وارث چاہا تھا - اور حضرت سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے - اور صحابہ کرام کے اِس **فعل** کی سند لاتے ہین کہ اُنہون نے آنحضرت کے بعد صدیق اکبر کو گدی پر بٹھایا اور آپنے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا انکے بعد صحابہ نے حضرت عثمانؓ و حضرت علی مرتضیٰ کو انکا جانشین کیا -

اور بوقت بیعت خاص خاص اذکار و ادعیات پڑھانے کے ثبوت پر وہ اُن آیات و احادیث کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے اظہار یا اقرار اسلام کیا اور آنحضرت نے کلمہ لا الہ الا اللہ کو افضل الذکر فرمایا اور خداوند تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو اس کلمہ پڑھنے کا حکم دیا آنحضرت صلعم نے سورہ فاتحہ کو تمام سورتون قرانی سے افضل فرمایا -

انکے اِس استدلال پر جو یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ان آیات و احادیث مین خاص اِس موقعہ پر ان اذکار کی خصوصیت کہان پائی جاتی ہے - اسکے جواب مین

وہ بہت سے آثار پیش کرتے ہین جنسے وہ بزعم خود یہ ثابت کرتے ہین کہ جو امر آنحضرت سے ثابت ہو (گو اسپر مداومت یا اسمین کوئی وقتی یا عددی خصوصیت آنحضرت سے ثابت نہو) اسمین وقتی یا عددی خصوصیت اپنی طرفسے لگالینی بدعت نہین ہی بلکہ موجب ثواب و قربت ہے - اس جواب مین اُنہون نے نہ صرف خصوصیات بیعت کو دین بنایا ہے - بلکہ جملہ خصوصیات رسمیہ (فاتحہ خوانی سوم چہلم عرس مولود وغیرہ جنکو اُنکے اصول مذہب بدعت ٹہراتے ہین اور اسی سبب سے وہ عام مسلمانون سے علیحدہ سمجہے جاتے ہین اور وہابی کہلاتے ہین) کو بہی دین بنا دیا ہے -

اور پیرجی کے بیعت لینے (نہ دینے) سے خصوصیت پر جو دلیل وہ پیش کرتے ہین وہ نمبر ۳ مین بیان ہو چکی ہے -

ان لوگون سے ان اقوال و افعال کے سرزد ہونے کو کوئی انکا معتقد و مقلد بعید سمجہے تو پہلے ان ہی حضرات سے دریافت کرکے انکی تصدیق کرے مجہے امید ہی کہ وہ ان اقوال و افعال سے انکاری نہونگے -

اور اگر وہ انسے صاف طور پر یا بتاویل انکاری ہون تو انکا رسالہ جو فی الحال فریق نامی کے مقابلہ مین اُنہون نے تالیف کیا ہے مواضع ذیل سے ملاحظہ فرماوین -

اس رسالہ کے صفحہ نمبر ۱۷ مین ہے "اتنا بہی نہین جانتا کہ مسئلہ بیعت ان مسائل مین سے ہے جو خصوصیت رکھتے ہین ساتھ افضل اور بہتر کے جیسے خلافت - امارت - قضا - امامت - ان کامونکے واسطے ایک ہی شخص مقرر ہوتا ہے یہہ نہین ہو سکتا کہ ہر ایک امام یا خلیفہ یا قاضی بنجائے" -

اور اس کے صفحہ ۲۲ مین ہے تو دیکہو آنحضرت و خلفاء اور تمام اصحاب کی تعامل سے ثابت ہوتا ہے کہ بیعت ایسے شخص کے ہاتھ پر چاہئے جو اپنے وقت مین تقوی و دیانت و صلاحیت کی وجہ سے اپنے ہمعصرون مین فضیلت رکہتا

ہو رسول اللہ صلعم کی حیات مین آپ افضل بہتر تھے اُنکے بعد ابو بکرؓ ازان بعد عمرؓ
اون سے پیچھے عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم اور بہ سبب فضیلت اُنکی کے دوسرے کے
ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی۔ الا نیابۃً اور تعامل انکا بمنزلہ علامات وتمیز کی ہے اور
اسکے صفحہ نمبر ۱۹ مین ہے یہ دعوی (بعد وفات رسول اللہ صلعم صحابہ کرام کا بیعت
کے لئے کسیکو مقرر نکرنا) غلط ہے صحابہ کرام نے اوّل ابو بکرؓ صدیق اون کے بعد عمرؓ فاروق
ازان بعد حضرت عثمان انسے پیچھے علی مرتضی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی گیا
مصنف کو خلفائے راشدین کی خلافت اور بیعت سے بھی انکار ہے دیکھو سب
مفسرین اس آیت کریمہ کو فمن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی پس جس شخص نے
انکار کیا بعد اسکے پس وہی ہین فاسق منکران خلافت خلفاء اربعہ کے حق مین
وعید بتلاتے ہین اب مصنف یہ کہیگا جو یہ بیعت قبول خلافت کی تہی یعنے عہد اسبات کا
کہ ہم بغاوت نکرینگے اسکے جواب مین ہم روایات کتب حدیث پیش کرتے ہین اہل
انصاف کو معلوم ہو جاویگا کہ حق بجانب کسکی ہے صحیح بخاری مین ہے کہ عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ نے بوقت خلافت خلیفہ سوم بمشورت صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عثمانؓ
رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بیعت کے وقت یہ کہا ابایعک علی سنۃ اللہ
وسنۃ رسولہ والخلیفتین من بعدہ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خدا و
سنت رسول وطریقہ شیخین پر اور امام احمد کی روائت مین ہے ابایعک علی کتاب
اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور طریقہ ابو بکر اور عمر کے۔ جس بیعت کا ان روائیتون مین
ذکر ہے یہ بیعت تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین
اور عبد اللہ بن حنظلہ امیر مدینہ نے وقعۃ الحرہ مین لوگون سے ساتھ مرنیکے
بیعت لی یہ قصہ بخاری مین موجود ہے اور یہ بیعت بیعت خلافت کے سوا

اور ہی بیعت تہی۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

اور اسکے صفحہ ۷۷ مین بجواب اس اعتراض فریق ثانی کے کہ پیر خود کیون نہین کسیکی بیعت کرتا۔ کہا ہے "مشایخ مین سے ایسا کوئی نہین جس نے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہ کی ہو اپنے شیخ کے ہاتھ پر سب توبہ کیا کرتے ہین اگر ایسا ہی اعتراض کا شوق ہے تو یہ کہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر توبہ کیون نہ کی دیکھو ترک اور انکار سنت کا یہ نتیجہ ہے جو آپکے منھ سے ایسے کلمات نکلتے ہین جنسے انبیاء علیہم السلام کی جناب مین بے ادبی لازم آتی ہے لئن لم یہدنا ربنا لنکونن من القوم الضالین

اور اسکے صفحہ ۷۵ مین بجواب اس قول مخاطب کے کہ "بلا وجہ مرجح ایک شخص کو خاندان سے بیعت کے لئے مخصوص کر لینا ہندون کی رسم ہے۔ کہا ہے "جسکو آپ ہنود کی رسم کہتے ہو وہ سنت انبیاء ہے جب موسی علیہ السلام کوہ طور کو جانے لگے تو ہارون علیہ السلام سے فرمایا اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین تو میرا نائب رہیو میری قوم مین اصلاح رکہنا اور مفسدون کی پیروی نکرنا حضرت خاتم المرسلین نے جب غزوہ تبوک کی تیاری کی تو علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا انت منی بمنزلہ ھارون من موسی تو مدینہ مین رہ تو ہمارا جانشین ہے جیسے ہارونؑ اپنے بہائی موسیٰؑ کا (بحالت سفر) جانشین تھا۔ انبیاء عظام دعا کرتے کہ اے پروردگار ایسی اولاد دے جو ہمارے نائب اور لوگون کے پیشوا ہووین فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من ال یعقوب زکریا علیہ السلام نے دعا کی تو مجھے کام سبہالنے والا دے جو وارث ہو میرا اور خاندان یعقوبؑ کا اور اللہ جلشانہ خبر دیتا ہے وورث سلیمان داؤد سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے وارث ہوئے واضح ہے کہ

مراد اس ورثہ سے نبوت اور امامت ہے کہین روافض کیطرح مال ومتاع سے تاویل نہ کرنا اور اصحابہ کرام نے بعد انتقال پیمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ابوبکرؓ صدیق کو گدی پر بٹھلایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے زندگانی مین عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرماگئے ایسے ہی عثمانؓ و علی رضی اللہ عنہ باتفاق صحابہ جانشین ہوگئے"۔

اور اسکے صفحہ ۱۱ و ۱۲ مین خصوصیات اذکاربیت کے ثبوت کے لئے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسلمت للہ رب العالمین کہا اور بلقیس نے اسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین کہا اور خدا تعالے نے کہا ہے کہ یاایہا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ اور آنحضرت رکوع وسجود مین ربنا لک الحمد ربنا اسلمت فرمایا کرتے اور آنحضرت نے فرمایا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اور آنحضرت نے سورہ فاتحہ کو اعظم سورۃ فی القران فرمایا ہے۔

اور صفحہ ۸۸ مین کہا ہے کہ اگر ایک امر آنحضرت سے ثابت ہوجاوے مگر اسکی مداومت اور اسکا شمار اور اسکے وقتون کی خصوصیت ہمین ثابت نہو تو اوسکو خاص اوقات مین بعین حدود کے موافق ہمیشہ عمل مین لانا بدعت نہوگا پھر اسپر اپنے چند آثار ذیل سے استدلال کیا ہے۔

(۱) آنحضرت نے فرمایا ہے خدا کو پیارا وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا جاوے۔

(۲) ایک شخص ہمیشہ سورۃ فاتحہ کے اور دوسری سورۃ کے ساتھ سورۃ اخلاص کو ملا لیا کرتا تھا آنحضرت نے اسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کیا کہ مجھے یہ سورت پیاری لگتی ہے آنحضرت نے فرمایا اسکی محبت تجھے بہشت مین داخل کریگی۔

(۳) بلالؓ وضو کے بعد ہمیشہ دوگانہ پڑھتے آنحضرت اسپر مطلع ہوئے تو اس سے منع کیا۔

اسی قسم کا ایک اثر اور بلال سے اور ایک اثر حضرت عائشہؓ سے نقل کیا پھر کہا اور بعض اوقات کی فضیلت شارع سے ثابت ہے اگر کوئی شخص واسطے ذکر اور حمد اور تسبیح کے اُن وقتوں کو مقرر کرے تو بیشک افضل ہوگا اللہ جلشانہ فرماتا ہے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب پس پاکی بیان کر ساتھ حمد رب اپنے کے پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے چھپنے کے ومن اللیل فسبحہ واو بار السجود اور رات کو پس تسبیح کر اوسکی اور بعد نمازوں کے اس قسم کی بہت آیتیں اور حدیثیں ہیں اگر کوئی شخص ان وقتوں کو افضل اوقات سمجھ کر کوئی ورد یا ذکر پڑھیگا تو کہو اوسنے کون سی بُرائی کری شارع کیطرف سے مطلق ذکر الٰہی کی ہدایت ہے اور یہ شخص بھی ذکر کرتا ہے۔"

یہ اقوال و افعال مذکورہ کا **عام ثبوت** ہے۔ اب ایک **خاص ثبوت** (جسکو زیادہ تر تعلق امر اول سے ہے) پیش کیا جاتا ہے جب ان حضرات کے شیخ (پیر) نے (جو ہمارے بھی شیخ تھے اور ہمارے خیال میں (واللہ حسیبہ) واقعی لائق بیعت و استرشاد تھے اور ان قیود و خصوصیات رسمیہ سے (جنکو اُن کی جائے تشئین اب دین سمجھنے لگے ہیں مبرا و آزاد تھے حتے کہ وہ اشغال متاخرین صوفیہ کو جسکو ہم حسب تفصیل مرتبہ منقولہ صفحہ ۴۵ مباح بلکہ بعض حالات میں افضل سمجھتے ہیں بالکل ترک کر چکے تھے جب ہم انکے سامنے مولانا محمد اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ کی عبارت منقولہ صفحہ ۴۵ پیش کرتے اور اُن اشغال کا مطلقاً بدعت نہونا ثابت کرتے تو آپ جواب میں فرماتے "دُعا کن" یعنے دعا کر و خدا تعالیٰ مجھے یہ بات سمجھا دے اور میرے دلمیں اسکا اثر پیدا کرے اور جب کبھی آپ کسیکو سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تو اوسکے بیان تعداد میں صاف فرماتے کہ چہل و یکبار یا کم یا زیادہ اس قسم سے اور بہت باتیں مشہور و معروف ہیں جو

انکی آزادی ان قیود رسمیہ سے ثابت کر رہی ہین) اِس جہان سے انتقال کیا تو ان لوگون نے انکی گدی پر انکے بڑے بیٹے کو (باوجودیکہ علم مین انسے افضل اور ظاہری دینداری و پرہیزگاری مین انکے برابر لوگ انکی اولاد اور منتسبین و معتقدین مین موجود تھے) بٹھاکر انسے بیعت کی اور اپنے اس فعل کو صحابہ کے اس فعل سے کہ انہون نے آنحضرت کے وصال کے متصل ہی توقف حضرت صدیق اکبر کی بیعت کی تہی تشبیہ دے اور یہہ بات بذریعہ مراسلات اپنے تمام منتسبین و معتقدین خاندان مین شائع کی اور ان مراسلات مین صاف یہ بات لکھدی کہ یہہ ہمنے وہ کام کیا ہے جو آنحضرت کے اصحاب نے آنحضرت کی رحلت کی بعد فوراً کیا اور اس کو آنحضرت کی تکفین و تجہیز پر بھی مقدم کیا تہا لوگون کو چاہئے اس بیعت کی طرف جلد توجہ کرین اور خاص کر اس فرمان مین جو میرے نام آیا تھا یہہ حکم بھی درج تھا کہ آپ اِس مضمون کو اپنے ماہواری رسالہ (اشاعۃ السنہ) مین شائع کر دین۔

اِس فرمان و مراسلت مین انہون نے گویا یہ جتا دیا تہا کہ یہ بیعت وہی بیعت ہے جو صحابہ نے صدیق اکبر کے ہاتھ پر کی تھی اور اسکے ترک پر صاف وعید آچکی ہے جو اس بیعت سے مختلف رہیگا وہ جہنمی ہوگا اور کافر و نکی موت مریگا۔

اس بیان مین بہی کسی انکے مقلد و معتقد کو شک ہو تو وہ فرمان نکالکر ملاحظہ کرکے دیکھ لے کہ اسمین بس بیعت کو بیعت صدیقی سے تشبیہ دی ہے یا نہین اور اپنے اِس فعل پر فعل صحابہ اور انکی تعجیل اور تقدیم البیعۃ علی التجہیز و التکفین کی شہادت پیش کی ہے یا نہین۔ اور جسکے پاس وہ فرمان پہنچا ہو وہ انکی اور خاص معتقدین ساکنین لاہور۔ وزیرآباد۔ پنڈی وغیرہ سے دریافت حال کرے اور جسکی طبع سلیم اور عقل مستقیم ہے اور وہ متعصبانہ اعتقاد و محبت سے خالی

ہے وہ ان ہی عبارت سے جو اسمقام مین منقول ہوئی ہین اس فعل کی تصدیق نکال سکتا ہے۔ **مینے ایک مخبر صادق** (جو فریق مثبت کے معتقدون اور آرشناؤن سے ہے) سے یہہ بھی سنا ہے کہ جب یہہ فرمان راولپنڈی مین پہنچا تو فریق نافی کے ذریات و معتقدین نے اسپر بڑا چرچا کیا اور باہم رنج و اختلاف واقع ہوگیا آخر فریق نافی نے نزع اختلاف و تنازعہ کی یہ صورت تجویز کی کہ گدی نشین صاحب اسبات کا اعلان کردین کہ اس بیعت تو بہ مین ہماری خصوصیت نہین ہے جو شخص جس صالح شخص کے ہاتھ پر چاہے بیعت کرے فریق مثبت نے اونکی یہہ بات نہ مانی۔ یہ **بات** بھی دل لگتی ہے اور اس مخبر کی خبر صحیح معلوم ہوتی ہے جسحالمین وہ بیعت کو مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل جانتے اور اسکو ایک شخص افضل العصر سے مخصوص سمجھتے اور بنا علیہ وہ ایک شخص کو افضل الدہر قرار دیکر مخصوص و مقرر کر چکے ہین تو پہر وہ دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کو کسطرح تجویز کر سکتے ہین۔

یہہ انکے اقوال و افعال کا بیان و ثبوت ہے **اب انکا اس اعتقاد و نفس الامر سے مخالف ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔**

اس اعتقاد سے تو ان اقوال و افعال کی مخالفت ظاہر ہی ہے کیونکہ ان لوگون کا اس بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل اور خلافت کے اسکا ایک جز ٹہرانا اور اسکو بیعت خلافت کیطرح ایک ہی شخص افضل العصر (جو دوسرے کی بیعت سے ممنوع یا مستغنی ہو) مخصوص کرنا اور اوس کی ترغیب و ترویج کے لئے اسقدر اہتمام و تداعی کرنا اور اوسکی خصوصیات کا قران و احادیث سے ثبوت پیش کرنا صاف بتاتا ہے کہ یہ لوگ اس بیعت کو معمولی سنتون (مسواک اذان اقامت) سے بدرجہا بڑہ چڑہکر واجب العمل و احسان و عرفان بلکہ مناط نجات و ایمان جانتے ہین اور اسکی خصوصیات کو دین سمجھ رہے ہین اور یہ باتین نفس الامر

اور حق کے بہی مخالف ہین کسی آیت یا حدیث یا اثر صحابی مین ان باتون کا اثر و ثبوت پایا نہین جاتا - اور جو کچہہ انکے ثبوت مین فریق مثبت نے اپنے رسالہ مین بیان کیا ہے - اسکی نسبت مین یہہ تو نہین کہہ سکتا (اور بدگمانی نہین کرتا) کہ اُنہون نے عمدہ جہوٹ کہا ہے اور لوگون کو دہوکہ دیا ہے - ولیکن یہ یقیناً جانتا اور کہتا ہون کہ اسمین اُنہون نے خود دہوکہ کہایا ہے - جسکا سبب اقامت سلسلہ بیعت کی محبت اور کسیقدر علوم رسمیہ الیہ (نحو ادب اصول وغیرہ) سے ناواقفیت بہی ہے -

بیعت توبہ کے مثل یا عین بیعت خلافت ہونے اور اسکے ایک افضل کے ساتھ مخصوص ہونے پر جو ان لوگون نے دلیل پیش کی ہے اور اسپر بڑا فخر اور حصول نورانیت کا دعوے کیا ہے اور اپنے خصم کو آیۃ فمن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور کا مصداق بتایا وہ اس دعوے کی دلیل ہرگز نہین ہو سکتی حضرت عثمانؓ اور صدیقؓ اکبر کی بیعت خلافت پر ہوئی تھی وہ بیعت توبہ متنازعہ فیہا - ہرگز نہ تھی -

چونکہ حضرت عثمانؓ کی بیعت کو حضرت صدیق اکبر کی بیعت سے تشبیہ دیگئی ہے اور اسکی نسبت پارہ حدیث متمسکہ فریق مثبت مین یہہ بات کہی گئی ہے کہ مین تجہہ سے صدیقؓ اکبر و عمرؓ فاروق کے طریق و سیرت پر بیعت کرتا ہون اسلئے مناسب ہے کہ پہلے حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت کو ذکر کیا جاوے پہر حضرت عثمان کی بیعت کا بیان ہو ناظرین اہل انصاف کو خود معلوم ہو جائیگا کہ وہ بیعت خلافت ہے یا بیعت توبہ کا بہی اسمین کوئی نام و نشان و اثر و سراغ پایا جاتا ہے -

پس واضح ہو کہ صحیح بخاری مین بصفحہ (۱۰۰۹) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم فوت ہوئے تو ہمارا یہہ حال تہا کہ انصار ہمارے مخالف ہوگئے

کان من خبرنا حین توفی اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم	اور وہ سب کے سب بنی ساعدہ کی نشستگاہ

ان الانصار حالفونا واجتمعوا
بامرهم فی سقیفة بنی ساعدة وخالف
عنا علی والزبیر ومن معهما واجتمع
المهاجرون الی ابی بکر فقلت لابی بکر
یا ابا بکر انطلق بنا الی اخواننا هولاء
من الانصار فانطلقنا نزیدهم فلما
دنونا منهم لقینا منهم رجلان صالحان
فذکرا ما تمالا علیه القوم فقالا این تریدون
یا معشر المهاجرین فقلنا نرید اخواننا هولاء
من الانصار فقالا لا علیکم ان لا تقربوهم اقضوا
امرکم فقلت والله لنأتینهم فانطلقنا حتی
اتینا هم فی سقیفة بنی ساعدة فاذا رجل مزمل
بین ظهرانیهم فقلت من هذا فقالوا هذا
سعد بن عبادة فقلت لهم ما له قالوا یوعک
فلما جلسنا قلیلا تشهد خطیبهم فاثنی علی الله
بما هو اهله ثم قال اما بعد فنحن انصار الله
وکتیبة الاسلام وانتم معاشر المهاجرین رهط
وقد دفت دافة من قومکم فاذا هم یریدون
ان یختزلونا من اصلنا وان یحضنونا من الامر
فلما سکت اردت ان اتکلم وکنت قد
زورت مقالة اعجبتنی اریدان اقدمها

مین اکٹھے ہوئے اور حضرت علی و زبیر اور اونکے
ساتھ والے بھی ہمسے ہٹ رہے یا مخالف
ہوئے مہاجرین ابوبکر کے پاس جمع ہوکر آئے
مینے ابوبکر سے کہا کہ ہم اپنے بھائی انصار
کیطرف چلین جب ہم قریب پہنچے تو دو نیک
آدمی ہمکو ملے اور انصار کے اتفاق کی
سے (ہمارے خلاف پر) خبر رسان ہوئے
پھر وہ بولے تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا
اپنے بھائیون انصار کے پاس جاتے ہین وہ
بولے تمکو انکے پاس جانا مناسب نہین تم اپنا کام
کرو مین بولا بخدا ہم تو ضرور جاوینگے پھر ہم
چلکر نشست گاہ بنی ساعدہ مین پہنچ گئے جب
ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تو ان مین ایک شخص تقریر
کرنیکو کھڑا ہوا اور بولا کہ ہم خدا کے انصار مین
اور اسلام کا لشکر اور تم لوگ مہاجرین صرف
چند آدمی ہو جو اپنی قوم سے نکلکر یہان آبسے ہو
اب تم ہماری جڑ کاٹنا اور ہمکو حکومت سے
خارج کرنا چاہتے ہو جب وہ چپ ہوا تو
مین کچھ کہنے لگا جو مینے سوچ رکھا تھا مین
اسکو ابوبکر کے آگے بیان کرنا چاہتا تھا کہ
ابوبکر نے مجھے روک دیا۔ اور خود جواب دینا

بین یدی ابی بکر وکنت اُداری منه
بعض الحد فلما اردت ان اتکلم قال ابوبکر
علی رسلک فکرهت ان اغضبه فتکلم
ابوبکر فکان هو احلم منی واوقر والله
ما ترک من کلمة اعجبتنی فی تزویری
الا قال فی بدیهته مثلها او افضل منها
حتی سکت فقال ما ذکرتم فیکم من خیر فانتم
له اهل ولن یعرف هذا الامر الا هذا الحی
من قریش هم اوسط العرب نسباً ودارا وقد
رضیت لکم احد هذین الرجلین فبایعوا
ایهما شئتم فاخذ بیدی وبید ابی
عبیدة بن الجراح وهو جالس بیننا فلم اکره
مما قال غیرها کان والله ان اقدم فتضرب
عنقی لا یقربنی ذلک من اثم احب الی
من ان اتامر علی قوم فیهم ابوبکر
اللهم الا ان تسول لی نفسی عند الموت
شیئا لا اجده الآن فقال قائل
من الانصار انا جذیلها
المحکک وعذیقها المرجب

شروع کیا بخدا جو کچھہ مینے سوچ رکہا تھا ابوبکر نے
اسکی مثل یا اس سے بہتر فی البدیہہ کہدیا۔
آپنے فرمایا کہ جو تمنے اپنی بہتری بیان کی ہے
بیشک تم اسکے اہل یعنی لائق ہو مگر سرداری و امارت
تو بجز قریش کسیکا حق نہین ہے (یہان حضرت عائشہ
کی روایت مین جو بصفحہ (۵۱۸) بخاری مین مروی ہے یہ لفظ
بہی وارد ہے کہ امیر ہم (قریش) سے ہو اور
وزیر تم (انصار) سے حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ مین پسند کرتا ہون کہ تم لوگ ان دونون
(میرا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑ کر کہا)
کی بیعت کرو انکی اس کلام سے بجز اس لفظ کے
(جسمین میری بیعت کا ذکر تھا) کوئی لفظ
مجھے برا معلوم نہین ہوا مجھے اپنا گنہگار نہو کر
مارا جانا اس سے پیارا و پسند تھا کہ مین اس
قوم کا سردار ہون جسمین ابوبکر ہو شائد مرنیکے
وقت میرا نفس مجھے اسکا خلاف پسند
کراوے انمین ایک شخص (خباب بن المنذر)
ابوبکر کے جواب مین پہلے ایک ایسا فقرہ
بولا جسکے لازمی* معنے یہ ہین کہ مین تجربہ کار اور

*۔ اصل لغوی معنے اسکے یہ ہین وہ کہونٹا ہون جس سے اونٹ کہجلاتا ہے اور وہ شاخ خرما ہون
جسکے گرد ٹہیک یا باڑ لگائی جاتی ہے۔

منا ومنکم امیر یا معشر قریش فکثر اللغط وارتفعت الاصوات حتی فرقت من الاختلاف فقلت ابسط یدک یا ابا بکر فبسط یدہ فبایعتہ وبایعہ المہاجرون ثم بایعتہ الانصار ودنزونا علی سعد بن عبادہ فقال قائل منہم قتلتم سعد بن عبادہ فقلت قتل اللہ سعد بن عبادہ (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۰۹)

میری رائے باوقار ہے پھر بولا ایک امیر تم مین ہو اور ایک ہم مین سے پھر اسپر مجلس مین غل ہوگیا اور آوازون کا شور مچا حتے کہ مجھے خوف اختلاف پیدا ہوگیا پس مینے ابوبکر سے کہا ہاتھ پھیلاؤ مین تمہاری بیعت کرتا ہون اُنہون نے ہاتھ پھیلایا مینے انکی بیعت کی پھر مہاجرین نے بیعت کی انکے بعد انصار نے - مینے اسمین سعد عبادہ پر سبقت کی (کیونکہ وہ خود طالب خلافت تھا) ایک شخص انمین سے بولا بجز اتنے سعد کو قتل کر دیا - مینے کہا خدا نے اِسکو قتل کیا -

انمین جو حضرت علی وغیرہ کے ہٹ رہنے کا ذکر ہوا ہے یہ صرف چھ مہینے تک (تا حیات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) تہا اسکے بعد حضرت علی مرتضیٰ نے حضرت ابوبکر کو گہر مین بلایا اور اپنی شکایت کا اظہار کیا اور پھر بیعت کا وعدہ دیا اور دوسرے دن مجلس عام مین اسکا ایفا کیا (دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۶۰۹ وغیرہ)

یہ بیعت صدیق اکبر ہے ناظرین اسکو (غور سے نہ سہی) سرسری نظر سے دیکھکر کہین کہ یہ بیعت خلافت وامارت تہی یا کسی خاص گناہ سے یا عام گناہون سے توبہ کی بیعت تہی - اور جبکہ بیعت عثمانی اسی بیعت کے طریق پر ہوئی اور اسکی نسبت یہ بات کہی گئی - ابایک علی ستۃ الخلیفتین تو پھر وہ بیعت خلافت ہوگی یا بیعت توبہ سمجھی جاویگی -

اب حضرت عثمان رضی کی بیعت کو ذکر کیا جاتا ہے - صحیح بخاری مین صفحہ ۵۲۴

حضرت عمرؓ کے زخمی ہونے اور قریب وفات ہو جانیکا حال عمرو بن میمون سے نقل کر کے فرمایا ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا آپ وصیت کرین کسیکو اپنا خلیفہ

فقالوا اوص یا امیر المومنین استخلف قال ما اجد احق بهذا الامر من هولاء النفر او الرهط الذین توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو عنهم راض فسمی علیا وعثمان والزبیر وطلحة وسعدا وعبد الرحمن بن عوف وقال یشهدکم عبد الله بن عمر ولیس له من الامر شیء کهیئة التعزیة له فان اصابت الامرة سعدا فهو ذاک والا فلیستعن به ایکم ما امر فانی لم اعزله من عجز ولا خیانة وقال اوصی الخلیفة من بعدی بالمهاجرین الاولین ان یعرف لهم حقهم ویحفظ لهم حرمتهم واوصیه بالانصار خیرا الذین تبوءوا الدار والایمان من قبلهم ان یقبل من محسنهم وان یعفی عن مسیئهم واوصیه باهل الامصار خیرا فانهم ردء الاسلام وجباة المال وغیظ العدو وان لا یوخذ منهم الا فضلهم عن رضاهم واوصیه بالاعراب خیرا فانهم اصل العرب ومادة الاسلام ان یوخذ من حواشی اموالهم ویرد علی فقراءهم واوصیه بذمة الله وذمة رسوله صلی الله علیه وسلم

(جانشین) مقرر کر جاوین اپنے فرمایا مین اس امر خلافت کا مستحق ان چھ شخصونسے (جنسے جناب رسول خدا صلعم راضی گئے ہین) زیادہ کسیکو نہین پاتا اور ان چھ کے یہ نام بتائے حضرت علی ۱ حضرت عثمان ۲ حضرت زبیر ۳ حضرت طلحہ ۴ حضرت سعد بن ابی وقاص ۵ حضرت عبد الرحمن بن عوف ۶ پھر یہہ فرمایا کہ یہ میرا بیٹا عبد اللہ بھی حاضر ہے پر اسکا اس خلافت مین کچھہ حق نہین ہے یہ بات اپنے بیٹے کی تسلی کے لئے کہدی پھر فرمایا یہہ سرداری سعد کے لئے ہوئی تو وہ اسکے لائق ہے ورنہ جو کوئی امیر ہو وہ سعد سے اپنی امارت مین کچھہ کام لے مینے اسکو (حکومت کوفہ سے) اسکی نالائقی یا خیانت کی سبب نہین ہٹایا تھا اور فرمایا مین اس خلیفہ کو جو میرے بعد ہو پہلے مہاجرین کی نسبت وصیت کرتا ہون کہ وہ انکا حق پہچانے اور انکی حرمت نگاہ رکھے اسی قسم کی اپنی اور وصیتین کین جب آپ فوت ہوئے اور مدفون ہو چکے تو وہ چھون اشخاص جمع ہوئے۔ عبد الرحمن بن عوف نے

ان سطرون کا ترجمہ غیر متعلق

ان یوفی لہم بعہدھم وان یقاتل من
وراءھم ولا یکلفوا الا طاقتہم فلما
فبض خرجنا فانطلقنا امشی فی کم عبد اللہ
بن عمر قال یستادن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوہ فادخل فوضع ہناک مع صاحبہ
فلما فرغ من دفنہ اجتمع ھولاء
الرھط فقال عبد الرحمن اجعلوا امرکم
الی ثلثۃ منکم قال الزبیر قد جعلت
امری الی علی فقال طلحۃ قد جعلت امری الی عثمان فقال سعد
قد جعلت امری الی عبد الرحمن بن عوف فقال لہ
عبد الرحمن ایکما تبرء من ھذا
الامر فنجعلہ الیہ واللہ علیہ
والاسلام لینظرن افضلہم فی نفسہ
فاسکت الشیخان فقال عبد الرحمن
افتجعلونہ الی واللہ علی ان لا
آلو عن افضلکم قالا نعم فاخذ بید
احدھما فقال لک قرابۃ من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقدم
فی الاسلام ما قد علمت فاللہ
علیک لئن امرتک لتعدلن ولئن امرت
عثمان لتسمعن ولتطیعن ثم خلا بالاخر

فرمایا کہ یہ چھ آدمی اپنا اختیار تین شخصوں کی سپرد
کردیں یعنی انکا ساختہ پرداختہ منظور کریں
حضرت زبیر بولے کہ میں نے اپنا اختیار حضرت علی کے
سپرد کیا حضرت طلحہ بولے میں نے اپنا اختیار حضرت
عثمان کو دیا حضرت سعد بولے میں نے اپنا اختیار
عبد الرحمن بن عوف کو حوالہ کیا یہ عبد الرحمن
بن عوف نے فرمایا جو تم دونوں سے اس کام (یعنی
خلافت) سے دست بردار ہوگا ہم یہ کام (امیر
مقرر کرنا) اوسکی سپرد کرینگے (سپرد خدا تعالیٰ اور
اسلام ضامن یا گواہ ہے) اس شخص کی ذاتی
بزرگی کو دیکھا جائیگا یعنی کسی قرابت و غیرہ خارجی
استحقاق کا لحاظ نہ کیا جائیگا یہ سنکر حضرت عثمان
و حضرت علی خاموش ہو رہے حضرت عبد الرحمن نے
فرمایا کہ تم دونوں اس امر کا مجھے اختیار دیتے ہو؟
میں والد تم دونوں سے جسکو افضل جانونگا اسکی
تقرری سے قصور نہ کرونگا وہ بولے ہاں ہمتے تم کو
اختیار دیا پھر آپ نے حضرت علی مرتضی کا ہاتھ
پکڑا اور الگ کہا کہ جو آپ کو آنحضرت سے قرابت
اور اسلام میں قدامت حاصل ہے وہ میں
جانتا ہوں تمسے خدا کی قسم یہ اسکا عہد لیا جاتا ہے
کہ اگر میں تمکو امیر بناؤں تم عدل کروگے اور اگر

امرکہ وغیرہ میں جو طریق انتخاب پریسیڈنٹ امراء جاری ہے وہ اسی جگہ سے لیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فقال لہ مثل ذلک فلما اخذ المیثاق قال ارفع یدک یا عثمان فبایعہ فبایع لہ علی وولج اھل الدار فبایعوہ

(بخاری ص۵۲۵)

مین حضرت عثمان کو امیر بناؤن تو تم انکی اطاعت کروگے ایسا ہی حضرت عثمان کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا پہر حضرت عثمان کو کہا آپ ہاتھ بڑھائین اور انسے بیعت کی اور حضرت علی نے بیعت کی پہر لوگ بھی ٹوٹ پڑے داخل ہوئے اور انہون نے بیعت کی -

اسی واقعہ اور اسی آخری موقعہ کا حال صحیح بخاری مین مسور بن مخرمہ سے یون منقول ہے

قال المسور طرقنی عبد الرحمن بعد ھجع من اللیل فضرب الباب حتی استیقظت فقال لہ اراک نائما فوا للہ ما اکتحلت ھذہ اللیلۃ الثلثۃ بکثیر نوم فانطلق فادع الزبیر و سعدا فدعوتھما لہ فشاورھما ثم دعانی فقال ادع لی علیا فدعوتہ فناجاہ حتی ابھار اللیل ثم قام علی من عندہ وھو علی طمع وقد کان عبد الرحمن یخشی من علی شیئا ثم قال ادع لی عثمان فناجاہ حتی فرق بینھما المؤذن بالصبح فلما صلی الناس الصبح واجتمع اولئک الرھط عند المنبر فارسل الی من کان حاضرا من المھاجرین والانصار وارسل الی امراء الاجناد وکانوا وافوا تلک

انہون نے کہا عبد الرحمن بن عوف کچہ رات گئی میرے پاس آئے اور دروازہ کو کہٹکہٹایا مین جاگا تو بولے کہ تو سو رہا ہے - بخدا مین تین شب سے کم سویا ہون جا زبیر و سعد کو بلا انکو مین بلا لایا تو انسے انہون نے کچہ مشورہ کیا پہر کہا حضرت علی کو بلا مینے انکو بلایا تو انسے اپنی خلوت مین باتین کین - یہانتک کہ آدہی رات گذر گئی - حضرت علی وہان سے چلے گئے اور وہ حصول خلافت کی متوقع تھے اور حضرت عبد الرحمن بہی انسے کچہہ ڈر رکہتے - پہر فرمایا عثمان کو بلا پہر اونسے کانا پہوسی کرتے رہے یہانتک کہ نماز فجر کے موذن نے ان دونون کو جدا کیا - جب فجر کی نماز ہوچکی اور لوگ جمع ہوگئے تو حضرت عبد الرحمن بن عوف نے خطبہ پڑہا پہر فرمایا اے علی مینے لوگون کو حال دیکہا وہ

الحجۃ مع عمر فلما اجتمعوا تشہد عبد الرحمن ثم قال اما بعد یا علی انی قد نظرت فی امر الناس فلم ارھم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا فقال ابایعک علی سنۃ اللہ و رسولہ و الخلیفتین من بعدہ فبایعہ عبد الرحمن و بایعہ الناس المہاجرون والانصار و امراء الاجناد والمسلمون (بخاری ص ۱۰۷۰)

حضرت عثمان کے برابر کسیکو نہین سمجھتے (یعنے اس خلافت کے استحقاق مین) پس آپ میرے عثمان کو امیر مقرر کرنیسے برا نہ مناوین پہر عثمان سے کہا مین تجہسے خدا تعالی کے حکم کے موافق۔ اور آنحضرت اور انکے بعد دونون خلیفونکے طریق پر بیعت کرتا ہون یعنے جیسے انکی بیعت ہوئی تہی ویسی ہی اور اس طریق پر مین تیری بیعت کرتا ہون پہر مہاجرین انصار اور تمام مسلمانون اور لشکر کے سردارون نے بیعت کی

اس قصہ بیعت عثمانی مین بہی اول سے آخر تک اسی خلافت و امارت کا جھگڑا ہے اور بجز خلافت کسی عمل تقوی یا کسی معصیت سے توبہ کا اسمین ذکر و اثر و نام و نشان نہین ہے جسکو اصل محل انعقاد بیعت ٹہرایا جاوے اور بیعت خلافت کو اسمین داخل یا اسکا جزو قرار دیا جاوے جیسا کہ فریق مثبت نے بڑی زور و شور سے دعوی کیا ہے۔

اس دعوی مین ان لوگون نے نحوی غلطی کہائی ہے اور یہ بات سمجہ لی ہے کہ لفظ علی سنت اللہ و رسولہ اسحدیث مین ابایع کے متعلق ہے جیسا کہ آیۃ یبایعنک الخ مین علی ان لا یشرکن باللہ یبایعن کے متعلق ہے اور سنت اللہ و سنت رسولہ و سنت الخلفاء سے جملہ احکام و شرایع اسلام (نماز روزہ ادا کرنا یا حی قیوم پڑھنا زنا و شراب سے بچنا وغیرہ وغیرہ) مراد جنمین خلافت کا ماننا بھی داخل ہے۔ حالانکہ اسحدیث مین لفظ علی سنت اللہ و سنت رسول اللہ الخ ابایعک کا متعلق اور اسکا صلہ نہین ہے۔ اسکا صلہ و متعلق علی الخلافۃ او الامارۃ ہے اور یہ لفظ علی سنت رسول اللہ الخ کائنۃ محذوف کے

* نہ سبہی امور فضایل مین دیکہو اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۱۵۹ جو دیکہنے کے لائق ہے

متعلق ہوکر اس متعلق محذوف کی صفت یا حال ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے
ابایعک علی الخلافۃ علی سنت اللہ وسنت رسولہ الخ جسکے معنے یہ ہین
کہ مین آپکی خلافت پر بیعت کرتا ہون جو خدا کے حکم اور آنحضرت اور اون کے
خلفاء کے طریق کے موافق ہے۔

اس حذف و تقدیر پر اگر وہ ہم سے کوئی قرینہ یا دلیل پوچھین تو اس سے ہم کیا
قرینہ و دلیل بکار ہے کہ اس بیعت مین اور بیعت صدیقی مین اول سے آخر تک
اسی خلافت و امارت کا جھگڑا ہے اسیکا انصار کو دعوے تھا اور اسی کی نسبت
اُنہون نے یہ کہا تھا منا امیر و منکم امیر اسی کی خصوصیت کا قریش سے صدیق اکبر کو
دعوے اور انصار کے لئے اسکی تجویز سے انکار تھا۔ اسی سے حضرت علی مرتضی
چھ مہینہ تک مختلف رہے۔ اسیکی جناب ممدوح حضرت عثمان رض کے وقت طالب ہوے
اسی کے سعد بن ابی وقاص وغیرہ عثمان رض کے لئے عبدالرحمن بن عوف کے
پاس سفارشی ہوئے اسی سے سعد بن عبادہ ناراض و خفیف ہو گئے آخر
صدیق اکبر و عثمان رض کے لئے اسیکی تسلیم پر اتفاق ہوا پھر اسکے سوا لفظ
ابایع کا متعلق اور بیعت و اقرار کا اصل محل احادیث مین اور کونسا عمل یا امر
ہو سکتا ہے کیا وہان عمل کتاب و سنت یا عمل شرایع اسلام نماز روزہ ادا
کرنے اور حج یا قیوم پڑھنے یا شراب و زنا سے بچنے مین کوئی جھگڑا اتھا جو
کیا صدیق اکبر رض یا عثمان رض کو منکرون سے اسی عمل و اتباع کی اقبال کرانیکا مطالبہ
تھا کیا۔ حضرت علی یا انصار کو اسی کی تسلیم سے ایک مدت تک انکار رہا تھا
جبکا آخر صدیق اکبر و حضرت عثمان کے ہاتھ پر انہون نے اقرار کیا۔

جس شخص کو حدیث و عربیت و نحو کی خوشبو ہزار کوس سے بھی پہنچی ہو گی وہ یہہ امر ہرگز
تجویز نکریگا اور احادیث مین علی سنت اللہ و سنت رسولہ کو متعلق اور صدد

ابا بیک کا نہ کہیگا اور نہ تمام شرائع اسلام کے تسلیم کو اصل محل مقصود عقد بیعت قرار دیگا فریق مثبت سے تعجب ہے کہ اس ڈبل اور فاش غلطی پر وہ فخر اور ناز کرتے ہین اور حصول روشنی کے مدعی ہین - اور اپنے خصم و مقابل (نافی) کو خدا کی طرف سے خالی از نور بتاتے اور آیۃ فمن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور کا مصداق بتاتے ہین -

ایسے طعن اور تشنیعات انکے رسالہ مین انکے مقابل کی نسبت اور بہت ہین جو ہمکو اور ہر منصف ثالث کو بہت ناگوار معلوم ہوتے ہین ایسی باتین اگر فریق نافی (جو انکے زعم مین نور سے خالی ہے) کرتا تو چند ان محل تعجب نہوتا صوفیون اور نورانیون سے ایسے کلمات فاخرانہ کا صدور سخت تعجب کا محل ہے

ہم ثالث ہین - فریقین خصوصاً فریق نافی سے کوئی خاص نسبت و تعلق موافقت یا مخالفت نہین رکھتے - اسلئے ہم ایسی باتون کو نہ صرف آج کسی خاص سبب سے بلکہ پہلے دن سے (جبکہ وہ رسالہ فریق نافی کے جواب مین تیار ہوا اور ہمکو کسی جگہ سے بمقام لودہانہ سُنا یا گیا تھا) برا سمجھتے ہین اور نصیحۃً وحسبۃً فریق مثبت کی ان باتون پر نکتہ چینی کرتے ہین وہ یا انکے مقلد اسکو دوستی سمجھین خواہ دشمنی خیال کرین -

اس بحث و بیان سے امید ہے کس وناکس کو (بشرطیکہ وہ فریق مثبت کا طرفدار یا مقلد نہو) معلوم ہوگا کہ فریق مثبت کی دلیل سے بیعت صدیقی و عثمانی کا حین بیعت توبہ ہونا ثابت نہین ہوتا - رہا بیعت توبہ کا مثل بیعت خلافت ہونا اور ایک شخص افضل سے مخصوص ہونا سو یہی اس دلیل سے ثابت نہین ہوتا - بیشک صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمانؓ کو اپنے اپنے وقت کے لوگون سے امور انتظامی و

خلافت مین افضل سمجھکر انکو بیعت خلافت کے لئے مخصوص کیا مگر یہ ثابت و متحقق ہو چکا ہے کہ اس بیعت مین بیعت توبہ کا کوئی دخل و تعلق و اثر و نام و نشان نہین پایا جاتا اور اگر بیعت توبہ کو بیعت خلافت پر قیاس کیا جاتا ہی اور پیرجی کو امام و خلیفہ وقت کی نظیر سمجھا جاتا ہے تو اولاً یہ امر مسلک فریق مثبت کے مخالف ہے وہ قیاس کو کب مانتے ہین کہ یہان قیاس کر سکین۔ ثانیاً یہہ قیاس قیاس مع الفارق ہے بیعت توبہ اور بیعت خلافت اور پیرجی اور خلیفہ و امام وقت مین بہت سے وجوہ فارق موجود ہین۔

(۱) بیعت خلافت مین امام کا قریش سے ہونا شرط ہے حدیث مین صاف آچکا ہے کہ امام (خلیفہ وقت) قریش سے ہو جسکی دستاویز سے حضرت ابوبکرؓ نے انصار کے اس قول کو ایک امیر ہمسے ہو ایک تمسے رد کیا تھا چنانچہ بصفحہ (۸۰) گذرا بخلافت بیعت توبہ کہ اسمین پیرجی کا قریش سے ہونا شرط نہین بلکہ اگر جولاہہ و ہنیا تیلی دیندار و پرہیزگار ہو تو اُسکے ہاتھ پر بھی بیعت جائز ہے۔

الائمۃ من قریش (صحیحین بالمعنی)

ہماری اس بات سے خاندانی پیر تو (یقین ہے) بُرا مناوینگے اور اسکو اپنی توہین و طعن خیال کرینگے (جسکا ہمارے نیت و کلام مین دخل و شائبہ بھی نہین مگر فریق مثبت جنسے ہمارا خطاب ہے تو خدا کے لئے انصاف کرین اور ہمکو حلفاً بتاوین کہ کیا وہ دیندار پرہیزگار جولاہہ تیلی کے ہاتھ پر بیعت توبہ کو جائز نہین رکھتے اگر جائز رکھتے ہین تو پھر بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت کس منہہ سے اور کس معنے سے کہتے ہین۔؟

اتباع تقوی

(۲) بیعت خلافت تو (بشرطیکہ امام* موجود ہو) فرض بلکہ جزو ایمان ہے جسکے شان مین صاف آچکا ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہو وہ کافرونکی موت مرتا ہے چنانچہ بصفحہ (۷۱) منقول ہوچکا ہے اور بیعت توبہ کو تو یہ لوگ بظاہر* صرف سنت بتاتے ہین اور قرآن وحدیث مین بھی ہم اسکے وجوب یا شرط ایمان ہونے پر کوئی دلیل نہین پاتے۔

ہمنے سُنا ہے کہ اطراف پنڈی و ملتان و ڈیرہ جات کے معتقد پیری و مریدی اسی حدیث کو بیعت توبہ کی دلیل ٹہراتے ہین اور اسیکی دستاویز سے فرماتے ہین کہ جو کسی کا مرید نہین وہ کفار کی موت مرتا ہے۔ یا وہ شیطان کا مرید ہے چنانچہ صفحہ (۳۵ نمبر ۲) مین انکا قول منقول ہوچکا ہے مگر اس اعتقاد و قول کے ساتھ پہر انکا جولاہون اور تیلیون کے ہاتھ بیعت کرنا محل تعجب ہے۔ اس امام کے لئے تو قریش سے ہونا ضروری ہے چنانچہ فارق اول کے بیان گذرا۔ اور پہر انکا ایک وقت مین کئی پیرون اور کئی خاندانون کو بیعت لینے کے لئے قرنا بعد قرن اور بطنا بعد بطن اجازت دینا اور سب کو پیر و امام برحق سمجہنا زیادہ تر تعجب کا محل ہے کیونکہ ایک امام کے ہوتے دوسرے امام کی تو بیعت کرنی جائز نہین بلکہ موجب قتل ہے چنانچہ فارق سوم مین اسکا بیان آئیگا۔

(۳) خلیفہ وقت کا روئے زمین کے لئے ایک ہونا ضروری ہے اور جب ایک خلیفہ کی بیعت خلافت ہو جاوے تو پہر اسکے بعد کسی مسلمان کو کسی دوسریکی

* شرط موجودگی اسلئے لگائی گئی ہے کہ بحالت عدم موجودگی امام کوئی ترک بیعت خلافت سے گناہ گار نہین ہوتا اسمین ہم ایک مستقل فتوے لکہہ چکے ہین جو عنقریب درج رسالہ ہوگا۔ وہ حضرات شیعہ کے جواب مین ہے جو سنیون کو اس فرض کا تارک بتاتے ہین۔

* ظاہرا اسلئے کہا گیا ہے۔ کہ ان کے افعال و اقوال جنسے بحث ہو رہی ہے۔ اسکے واجب یا جزو ایمان سمجہنے پر دال ہین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت جائز نہین ہے اور اگر کوئی دوسرے امام کی بیعت کرے تو وہ باغی ہوتا ہے اور حدیث صحیح مین اسکے قتل کا حکم آچکا ہے - اور یہہ امر مشائخ مین آجتک کسی مسلمان نے تجویز نہین کیا سلفا وخلفاً ایک ہی وقت مین ایک ہی ملک مین متعدد مشائخ طریقت ہوئے اور بلا انکار لوگ ان سب کے (کوئی کسیکی کوئی کسیکی) ہاتھ پر بیعت توبہ کرتے چلے آئے ہین اور اطلاق نصوص کتاب وسنت (جنمین بیعت توبہ کا ذکر ہے) نہی اس امر کا مجوز ہے کہ جس شخص صالح اور جتنے صالحین کے ہاتھ پر جتنے دفعہ کوئی چاہے توبہ کرے صبح کو احمد کے ہاتھ پشام کو محمود کے - وعلی ہذا القیاس -

اذا بویع لخلیفتان فاقتلوا الاخر منہما
(صحیح مسلم ص ۱۲۸)

اور غالبا فریق مثبت کا بھی یہ دعوی تو نہوگا (گو انہون نے بن سمجھے بے سوچے افضل العصر کا بولدیا ہے) کہ تمام جہان اور روئے زمین کیلئے ایک ہی پیر کا مخصوص ہونا ضرور ہے اسکے سوائے دوسرے کے ہاتھ پر کوئی بیعت کرے تو وہ واجب القتل ہے اگر ہمارا یہہ نیک گمان انکی نسبت صحیح ہے اور انکا یہہ اعتقاد (جو بیان ہوا ہے) نہین ہی تو پھر وہ کس معنے کر اور کس منہ سے کہتے ہین کہ بیعت توبہ مثل بیعت خلافت ایک شخص افضل العصر سے مخصوص ہے اور اگر انکا یہی اعتقاد ہے جو ظاہر الفاظ سے مترشح ہوتا ہے تو مین نہین سمجھتا کہ سلف سے خلف تک بجز (آج کل کے عوام اور رسمی دوکاندارون کے) کوئی مسلمان اس اعتقاد مین انکا شریک ہو اور اس اعتقاد کے ساتھ انکو اہل سنت واہل استقامت کہنا جائز ہو۔

میرے بہائی (جو محدثین ومتبعین سنت کہلاتے ہین) آئہ مخالف غلو کو (جنمین یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق (۴/۱۷۱) ارشاد ہے کہ دین مین زیادتی نکرو اور

ہم خدا پر حق کہنے کو) - عورت پر تین اور خدائے دو تین - ایک کو کل کا کل جسکو اوسنے مسلمان پیدا ہونیکا دعوہ نہین کیا) دعوہ نہین کیا - اور نہ دین مین رسالت اور نبوت رسالت اور ولایت کبری اور امامت عظمی سے مخصوص ہے اور اسکو دنیا بھر مین بجز ایک نائب الرسالت کوئی کر نہین سکتا - باقی آیندہ